عیسی علیہ السلام کا نزول

یہ قیامت کی دوسری بڑی نشانی ہے عیسی علیہ السلام کا نزول قرآن کریم نیز متواتر صحیح احادیث سے ثابت ہے اور اس پر امت مسلمہ کا اجماع ہے۔

ارشاد ربانی ہے: ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ﴾ (سورۃ الزخرف:٦١)

یعنی: بیشک عیسی علیہ السلام (کا نزول) قیامت کی ایک نشانی ہے لہذا تم قیامت میں شک نہ کرو میری پیروی کرو یہی سیدھا دین ہے۔

صحابی رسول ﷺ حذیفۃ بن اُسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم آپس میں محو گفتگو تھے آپ ﷺ اچانک آ پہنچے' آپ نے دریافت فرمایا: کس چیز کے متعلق بات چیت کر رہے ہو؟ لوگوں نے کہا قیامت کے بارے میں گفتگو چل رہی ہے' آپ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو' پس آپ نے (۱) دھواں (۲) دجال (۳) چوپایہ (۴) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (۵) عیسی بن مریم علیہ السلام کا نزول (۶) یأجوج مأجوج' اور تین خسوفات (۷) ایک مشرق میں (۸) دوسرا مغرب اور (۹) تیسرا جزیرۃ العرب میں' اور سب سے آخری نشانی آپ نے بتائی (۱۰) یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو محشر کی طرف دوڑاتے ہوئے لے جائے گی۔ (صحیح مسلم)

عیسی علیہ السلام کی پوری زندگی اللہ کی بے شمار قدرتوں کا ایک نمونہ ہے' اللہ نے مریم علیہا السلام کے بطن سے بغیر باپ کے لفظ کن سے پیدا کیا' بچپن ہی میں ان کو قوت گویائی عطا فرمائی' اور جب یہودی ان کو قتل کرنے کی سازش کرنے لگے تو اللہ نے ان کے مکر و سازش سے ان کی حفاظت کرتے ہوئے ان کو آسمان پر زندہ اٹھالیا' وہ دنیا میں دوبارہ آنے تک آسمان ہی میں رہیں گے' یہودیوں نے ان کو نہ قتل کیا نہ پھانسی دی ان کی شکل وصورت ان کے کسی حواری کو اللہ نے دے دی جسے یہودیوں نے عیسی علیہ السلام سمجھ کر قتل کر دیا اور یہودی آج تک یہی سمجھ رہے ہیں کہ ہم نے ان کو قتل کر دیا اور نصرانی یہ سمجھ رہے ہیں کہ عیسی علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے جنت میں جو سہو ہوئی اس کے کفارہ کے طور پر پوری انسانیت کی طرف سے جان دے دی' قادیانیوں اور جاوید غامدی کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ عیسی علیہ السلام کی وفات ہوگئی ہے' ان کا دوبارہ نزول نہیں ہوگا' یہ ساری باتیں بے بنیاد اور غلط بلکہ کفر ہیں' اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَـكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُواْ فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلاَّ اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِيناً (157) بَل رَّفَعَهُ اللّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللّهُ عَزِيزاً حَكِيماً (158) وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلاَّ لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيداً (159) النساء﴾

یعنی: ان کے یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے اللہ کے رسول عیسی بن مریم کو قتل کر دیا' حالانکہ نہ تو انہوں نے قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا' بلکہ ان کے لئے ان کا ہم شکل بنا دیا گیا تھا' یقین جانو کہ عیسی (علیہ السلام) کے بارے میں اختلاف کرنے والے خود ان کے بارے میں شک میں ہیں' انہیں حقیقت حال کا کچھ بھی علم نہیں ہے وہ محض ظن کے پیچھے لگے ہوئے ہیں' اتنا یقینی ہے کہ انہوں نے قتل نہیں کیا' بلکہ اللہ نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا ہے' اور اللہ غالب اور حکمتوں والا ہے' اہل کتاب میں سے ایک بھی ایسا نہیں بچے گا جو (عیسی علیہ السلام) کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے۔ اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے''۔

اور جہاں تک نصرانیوں کا یہ عقیدہ کہ عیسی علیہ السلام نے پوری انسانیت کی طرف سے کفارہ دیا یہ سراسر غلط ہے کیونکہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو معاف کر دیا ان کی توبہ قبول فرمالی جیسا کہ اللہ نے قرآن کریم میں کئی جگہوں پر اس کی صراحت کی ہے۔ اور پھر یہ عدل کے بھی خلاف ہے کہ سہو کسی اور سے اور سزا کسی اور کو ملے' اللہ ظلم سے پاک ہے۔

عیسی علیہ السلام آسمان سے اترنے کے بعد نصرانیوں کی ایک بڑی علامت صلیب توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے' اور جزیہ قبول نہیں کریں گے' عیسی علیہ السلام کے جزیہ نہ قبول کرنے کا مطلب ہے کہ وہ اہل کتاب سے اسلام کے علاوہ جزیہ قبول نہیں کریں گے' بلاد اسلام میں جو اہل کتاب یا کافر و مشرک رہتے ہیں ان کی جان و مال کی حفاظت میں ان سے جزیہ لیا جاتا ہے' وہ قبول نہیں کریں گے' جس کی وجہ سے سارے اہل کتاب آپ پر ایمان لے آئیں گے' اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا (159)﴾ النساء)
یعنی: اہل کتاب میں سے ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو (عیسی علیہ السلام) کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے۔ اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔
واضح رہے کہ یہ زبردستی کی بنیاد پر نہیں ہوگا لوگ برضا ورغبت اسلام قبول کریں گے۔ اور جو اسلام نہیں قبول کرے گا عیسی علیہ السلام اس سے قتال کریں گے' اور جزیہ نہ لینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دین میں نسخ ہوگا بلکہ یہ تو نبی کریم ﷺ کے قول کے مطابق ہے کہ جزیہ عیسی علیہ السلام کے نزول تک قبول کیا جائے گا اس کے بعد جزیہ کا دور ختم ہو جائے گا' لہذا اس کا ختم ہونا یہ نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق ہوگا نہ کہ عیسی علیہ السلام اس کے ناسخ ہوں گے۔
عیسی علیہ السلام کو مسیح بھی کہا جاتا ہے اس کی وجہ ہے کہ وہ جس مریض پر ہاتھ پھیرتے وہ ٹھیک ہو جاتا' ایک توجیہ یہ بھی کی جاتی ہے کہ وہ بہت خوبصورت تھے اور خوبصورت کو عربی میں مسیح بھی کہا جاتا ہے' یہ بھی کہا گیا ہے کہ نزول کے بعد آپ زمین میں خوب سفر کریں گے اور عربی میں زیادہ سفر کرنے والے کو مسیح بھی کہا جاتا ہے' ان کے علاوہ بھی بہت ساری توجیہات کی گئی ہیں (دیکھئے الإیمان بالیوم الآخر للشیخ محمد بن ابراہیم الحمد ص ۱۰۰)
<u>عیسی علیہ السلام کی جسمانی صفات</u>: آپ پست قد' سرخ رنگ' چوڑا سینہ اور سیدھے وگھنے بال والے ہونگے۔ ان کی شکل عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملتی جلتی ہوگی۔
صحیح مسلم کی ایک لمبی حدیث میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں' (دجال کے بعد) اللہ تعالی عیسی علیہ السلام کو بھیجے گا وہ عروہ بن مسعود جیسے ہوں گے۔

<u>عیسی علیہ السلام کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ:</u>

۱/ اللہ کے بندے اور اس کے رسول تھے' ربوبیت والوہیت کی کوئی خصوصیت ان کے اندر نہیں تھی۔
۲/ ان کی نبوت بنو اسرائیل کے لئے خاص تھی۔
۳/ مریم علیہا السلام کے بطن سے بغیر باپ کے کلمہ کن سے پیدا ہوئے۔
۴/ اولوالعزم رسولوں میں سے ایک ہیں۔
۵/ اللہ نے انہیں انجیل عطا فرمائی۔ لیکن وہ اب اپنی اصلی شکل میں موجود نہیں ہے اس میں تحریف کر دی گئی ہے۔
۶/ نبی آخر الزماں محمد ﷺ کی نبوت کی بشارت دی۔
۷/ اللہ نے انہیں بہت سارے معجزات سے نواز رکھا تھا' جیسے مردوں کو زندہ کرنا' اندھوں کی بصارت واپس کر دینا' گھر میں ذخیرہ کی ہوئی چیزوں کو بتا دینا' انسان جو کھاتا اس کو بتا دینا وغیرہ۔
۸/ بچپن ہی میں اللہ نے انہیں قوت گویائی عطا فرمائی۔
۹/ انہوں نے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی شرک سے اور اس کے برے انجام سے ڈرایا۔
۱۰/ کانا دجال سے بھی اپنی قوم کو ڈرایا۔
۱۱/ ان کے اور نبی اخر الزماں محمد ﷺ کے درمیان کوئی دوسرا نبی نہیں ہے۔ (دونوں کے درمیان کم وبیش ۶۰۰ سال کا فاصلہ ہے)
۱۲/ نہ ان کو سولی دی گئی اور نہ ہی انہیں قتل کیا گیا بلکہ اللہ نے ان کو زندہ جسم سمیت آسمان پر اٹھا لیا۔
۱۳/ معراج کی رات دوسرے آسمان میں ہمارے نبی ﷺ کی ان سے ملاقات ہوئی۔
۱۴/ وہ قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی ہیں۔
۱۵/ آخری زمانہ میں مہدی علیہ السلام کے دور میں آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی سفید مینارہ پر ان کا نزول ہوگا۔
۱۶/ وہ دجال کو نیزے سے قتل کریں گے۔

۱۷/ آسمان سے نزول کے بعد ان کی طبعی موت ہوگی' ان کو غسل اور کفن دیا جائے گا صلاۃ جنازہ ادا کی جائے گی اور دفن کر دیا جائے گا' پھر دوسری بار جب صور پھونکا جائے گا تو تمام لوگوں کی طرح وہ بھی اپنی قبر سے اٹھ کھڑے ہوں گے۔

عیسی مسیح علیہ السلام کے بارے میں مرزائیوں یعنی قادیانیوں کا وہی عقیدہ ہے جو نصاری کا ہے یعنی ان کی وفات ہو چکی ہے اور حدیثوں میں جس مسیح موعود کی خبر دی گئی ہے وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے' جبکہ حدیثوں کے مطابق مسیح موعود عیسی علیہ السلام ہی ہیں' ان کے نام کی تعیین کے ساتھ آپ ﷺ نے یہ نشانی بتائی ہے' وہ قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے' جبکہ غلام احمد قادیانی آسمان سے نہیں نازل ہوا اور نہ ہی اس کے دور میں کانا دجال کا ظہور ہوا جو قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے' غلام احمد قادیانی نے تو کسی دجال کو نہیں قتل کیا' وہ دجال کو کیا قتل کرتا جبکہ وہ خود بہت بڑا دجال تھا' اسے ہندوستان میں برٹش گورنمنٹ کی پرزور حمایت وتعاون اور پشت پناہی حاصل تھی۔

<u>ان کے نزول کا وصف</u>: ان کا نزول امام مہدی علیہ السلام کے دور خلافت میں دمشق کی اموی جامع مسجد کے مشرق میں سفید منارہ پر صلاۃ فجر کے وقت ہوگا' نزول کے وقت ان کے سر سے پانی کے قطرے موتیوں کی طرح ڈھلکتے نظر آرہے ہوں گے' ورس اور زعفران خوشبو میں ان کے کپڑے رنگے ہوں گے' وہ امام مہدی کی امامت میں صلاۃ ادا کریں گے۔ چالیس سال تک دنیا میں رہیں گے۔

<u>ان کے نزول کی حکمت</u>: سب سے بڑی حکمت علماء نے یہ بیان کی ہے کہ یہود ونصاری کا جو وہم وگمان ہے کہ انھوں نے عیسی علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے یا سولی دیدی ہے ان کے اس وہم وگمان کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالی کی طرف سے ان کا دوبارہ دنیا میں نزول ہوگا۔

(۲) جس طرح عیسی علیہ السلام کا نزول یہود ونصاری کے عقیدے کو باطل کرنے کے لئے ہوگا وہیں ان کے تعلق سے جو اسلام کا عقیدہ ہے کہ عیسی علیہ السلام نہ قتل کئے اور نہ ہی انہیں سولی پر لٹکایا گیا بلکہ اللہ نے ان کو زندہ آسمان پر اٹھالیا ہے' اس عقیدہ کے اثبات وتصدیق کے لئے ان کا نزول ہوگا۔

(۳) ان کا نزول موت کے قریب ہونے کی وجہ سے ہوگا تا کہ انہیں بھی زمین میں دفن کیا جا سکے' کیونکہ مٹی سے پیدا ہونے والی مخلوق آسمان میں وفات نہیں پاسکتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے ﴿**منها خلقناكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة أخرى**﴾ طہ:۱۵۵)

یعنی: اسی مٹی سے ہم نے تم سب کو پیدا کیا اور اسی مٹی میں تم سب کو لوٹا دیں گے اور اسی سے تم سب کو دوبارہ اٹھ کھڑا کریں گے۔''

(۴) نصاری کی تکذیب کے لئے ان کا نزول ہوگا اسی لئے وہ صلیب توڑ دیں گے' خنزیر کو قتل کریں گے' اور جزیہ بھی ختم کر دیں گے۔

(۵) عیسی علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہیں' جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: میں دنیا وآخرت دونوں میں عیسی علیہ السلام کے سب سے زیادہ قریب ہوں (صحیح بخاری) اسی خصوصیت کی بناء پر ان کا نزول ہوگا۔ واللہ اعلم۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: میرے اور عیسی علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے' وہ آسمان سے اتریں گے جب تم انہیں دیکھنا تو پہچان لینا' ان کا قد متوسط ہوگا' رنگ سرخ اور سفیدی کے درمیان ہوگا' وہ زرد رنگ کے دو کپڑے زیب تن کئے ہوں گے' ان کے سر سے محسوس ہوگا کہ ابھی پانی ٹپکنے والا ہے' حالانکہ وہ تر نہ ہوں گے' لوگوں سے جہاد کریں گے' جزیہ ختم کر دیں گے' اللہ تعالی ان کے دور میں اسلام کے علاوہ سارے ادیان مٹا دے گا' وہ کانے دجال کو بھی قتل کر دیں گے' وہ چالیس سال تک دنیا میں رہیں گے' پھر ان کی وفات ہوگی' اور مسلمان ان کی صلاۃ جنازہ پڑھیں گے۔ (سنن ابوداؤد)

جابر بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لئے لڑتا رہے گا وہ گروہ قیامت تک غالب رہے گا جب عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر کہے گا: تشریف لائیں اور ہمیں صلاۃ پڑھائیں' وہ جواب میں فرمائیں گے: نہیں تم لوگ خود ہی آپس میں ایک دوسرے کے امام ہو یہ اس امت کے لئے اللہ کی طرف سے عطا کردہ اعزاز ہے۔ (مسلم)

وہ اپنے دور خلافت میں شریعت محمدیہ کے مطابق فیصلے کریں گے وہ کسی تقلیدی مذہب کے پابند نہیں ہونگے جیسا کہ بعض لوگوں نے انہیں اپنے تقلیدی مذہب سے جوڑنے کی مذموم سعی کی ہے'اور نہ ہی عیسوی شریعت کے مطابق فیصلہ کریں گےاور نہ ہی کوئی نیا دین لے کر آئیں گے' کیونکہ دین اسلام ہی اُول وآخر ہر نبی کا دین تھا قیامت کے لئے ہےاور ساری کائنات کے لئے ہے۔

ان کے دور میں مال کی خوب فراوانی ہوگی' بارشیں خوب ہوں گی' زمین خوب پھل پھول اور پودے اگائے گی' دلوں کی بیماریاں ختم ہوجائیں گی' آئینے کی طرح صاف وشفاف ہوجائیں گے' حسد وبغض کا خاتمہ ہوجائے گا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے اللہ کی قسم !عیسی بن مریم اتریں گے' حکومت کریں گے' دنیا میں عدل وانصاف قائم کریں گے' صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کریں گے' جزیہ نہیں لیں گے'۔اور جوان اونٹنی چھوڑ دی جائی گی ان سے محنت کا کام نہیں لیا جائے گا' لوگوں کے دلوں سے کینہ بغض حسد ختم ہوجائے گا وہ لوگوں کو مال لینے کے لئے بلائیں گے لیکن لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔(صحیح مسلم)

وہ حج بھی کرنے جائیں گے صحیح مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عیسی علیہ السلام روحاء کی گھاٹی سے حج یا عمرہ یا دونوں یعنی حج قران کا احرام باندھیں گے۔

ختم شد